کیا کریم وغیرہ کے ذریعے رنگ گورا کرنا یا میک اپ کے ذریعے اصل چہرہ بدل دینا مثلہ ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 25

تاریخ اجراء: 29 ذوالحجۃالحرام 1442ھ 09 اگست 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

(1) عورت کا چہرے پر بہت زیادہ میک اپ کرنا کیسا کہ جس سے اصلی چہرہ ہی تبدیل ہو جائے، کیا یہ مُثلہ ہے؟

(2) رنگ گورا کرنے کے لئے عورت کا چہرے وغیرہ پر کوئی دوا یا کریم استعمال کرنا کیسا، کیا یہ بھی مُثلہ ہے؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) عورت کا پاک چیزوں سے میک اپ کرنا فی نفسہ تو شرعاً جائز ہے، کہ یہ زینت کا ایک ذریعہ ہے اور عورت کا شریعت کے دائرے میں رہ کر زینت حاصل کرنا، جائز ہے، بلکہ بعض صورتوں میں ثواب ہے، جیسے اگر بیوی شوہر کے لئے میک اپ وغیرہ کرے، تو مستحب اور باعثِ ثواب ہے۔ عورت کو زینت اختیار کرنے، بالخصوص شوہر کے لئے سجنے، سنورنے کی ترغیب احادیث میں موجود ہے۔ یونہی شادی کے موقع پر دلہن کو سجانا بھی سنت قدیمہ اور متعدد روایات سے ثابت ہے۔ لہذا عورت کسی بھی جائز ذریعہ سے زینت حاصل کرنا چاہے، تو کر سکتی ہے۔

اور جہاں تک میک اپ سے اصل چہرہ تبدیل ہو جانے کا معاملہ ہے، تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر میک اپ کی وجہ سے اصل چہرہ تو تبدیل ہو جائے، لیکن وہ "Beauty makeup" یعنی ایسا میک اپ ہو کہ جس کی وجہ سے چہرہ خوبصورت دکھائی دے اور عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے، تو یہ بھی ناجائز و گناہ نہیں اور اسے مُثلہ بھی نہیں کہہ سکتے، کیونکہ مُثلہ بدن میں تبدیلی کر کے اسے کاٹنے، بگاڑنے یا بد نُما کر دینے کو کہتے ہیں، خواہ وہ اعضاء کاٹ کر ہو یا چہرہ پر سیاہی یا کوئی اور چیز مل کر ہو اور یہ حرام و گناہ اور شیطانی کام ہے، جبکہ "Beauty makeup" کی وجہ سے چہرے میں بگاڑ اور بد نمائی پیدا نہیں ہوتی، بلکہ چہرہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے، لہذا یہ مثلہ نہیں۔

البتہ اگر عورت اس طرح میک اپ کرتی ہے کہ جس کی وجہ سے چہرہ واقعی بگڑا ہوا اور بدنُماد کھائی دے جیسے "Halloween اور Scary makeup،Fx makeup، Zombie makeup،Horror makeup makeup" وغیرہ میں ہوتا ہے کہ اس میں دوسروں کی خاص توجہ حاصل کرنے کے لئے عجیب وغریب انداز سے میک اَپ کیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے چہرہ واقعی بگڑا ہوا، بدنما اور ڈراؤنا سا دکھائی دیتا ہے، تو ایسا میک اپ کرنا ضرور حرام وگناہ اور مثلہ میں داخل ہے۔

(2) رنگ گورا کرنے کے لئے عورت کا چہرے وغیرہ پر دوا یا کریم استعمال کرنا شرعاً جائز ہے، جبکہ ان میں کسی ناپاک چیز کی آمیزش نہ ہو، کیونکہ یہ بھی زینت کا ایک ذریعہ ہے اور عورت کسی بھی جائز ذریعہ سے زینت حاصل کر سکتی ہے۔ نیز دوا یا کریم سے رنگ گورا کرنا مُثلہ میں داخل نہیں، کیونکہ اوپر بیان ہو چکا کہ مُثلہ بدن میں تبدیلی کر کے اسے کاٹنے، بگاڑنے یا بدنُما کر دینے کو کہتے ہیں، جبکہ رنگ گورا کرنے والی دوا یا کریم استعمال کرنے کے بعد چہرے میں بگاڑ اور بدنمائی پیدا نہیں ہوتی، بلکہ چہرے میں نکھار اور خوبصورتی نظر آتی ہے، لہذا یہ مثلہ نہیں۔

دونوں جوابات کے جزئیات درج ذیل ہیں:

زینت جائز ہونے کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ۔۔الخ﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ: کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت، جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی؟ (پارہ 8، سورۃ الاعراف، آیت 32)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حوالہ سے ہے: "آیت میں لفظِ "زینت" زینت کی تمام اقسام کو شامل ہے، اسی میں لباس اور سونا چاندی بھی داخل ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کو شریعت حرام نہ کرے، وہ حلال ہے۔ حرمت کے لئے دلیل کی ضرورت ہے، جبکہ حلت کے لئے کوئی دلیل خاص ضروری نہیں۔" (تفسیرِ صراط الجنان، تحت ھذہ الآیۃ، ج 3، ص 303، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

حدیثِ پاک میں عورت کو مہندی لگانے کی تاکید ہے اور یہ بھی زینت ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی، وہ فرماتی ہیں: "ان هندا ابنة عتبة قالت: يا نبي الله! بايعني، قال: لا ابايعك حتى تغيّري كفيك كانهما كفا سبع" ترجمہ: بیشک ہندہ بنتِ عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بیعت کر لیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں تجھے بیعت نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو اپنی ہتھیلیاں (مہندی

کے رنگ سے) تبدیل نہ کرلے، (مہندی کے بغیر تو) گویا یہ کسی درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی الخضاب للنساء، ج2، ص220، مطبوعہ لاھور)

جو عورت شوہر کو خوش کرنے کے لئے بناؤ سنگار کرے، وہ بہترین عورت ہے۔ چنانچہ حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، وہ فرماتے ہیں: ”قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ایّ النساء خیر؟ قال: التی تسرّہ اذا نظر۔۔الخ“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی عورت بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ کہ جب شوہر اسے دیکھے تو وہ شوہر کو (اپنے اخلاق و محبت اور بناؤ سنگار وغیرہ سے) خوش کردے۔ (سننِ نسائی، کتاب النکاح، باب ای النساء خیر، ج2، ص71، مطبوعہ لاھور)

شادی کے موقع پر دلہن کو سجانا کئی احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی، وہ فرماتی ہیں: ”انا قینت عائشۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ادخلتھا علیہ“ ترجمہ: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی رخصتی کے وقت ان کا بناؤ سنگار کیا، یہاں تک کہ میں انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج23، ص126، مطبوعہ قاھرہ)

اسی طرح حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا خود اپنی رخصتی کے متعلق ارشاد فرماتی ہیں: ”لما قدمنا المدینۃ جاءنی نسوۃ وانا العب علی ارجوحۃ وانا مجمۃ فذھبن بی، فھیاننی وصنعننی، ثم اتین بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔الخ“ ترجمہ: جب ہم مدینہ منورہ آئے، تو میرے پاس چند عورتیں آئیں، اس وقت میں جھولا جھول رہی تھی اور میرے بال بہت گھنے تھے، وہ مجھے لے گئیں، مجھے بنایا سنوارا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الارجوحۃ، ج2، ص333، مطبوعہ لاھور)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”عورتوں کو سونے چاندی کا زیور پہننا جائز ہے۔۔ بلکہ عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔۔ اور دلھن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے، بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا، کہ انکی منگنیاں آئیں، یہ بھی سنت ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج22، ص126، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

عورت کا رنگ گورا کرنے کے لئے کوئی دوا یا کریم استعمال کرنا، جائز ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں اپنے چہرے کے نکھار میں اضافہ کرنے کے لئے ”ایلوا“ نامی چیز استعمال کرتی تھیں۔ ”ایلوا“ ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس ہوتا ہے، جو چہرے پر لگانے سے اسے نکھارتا اور خوبصورت بنا دیتا ہے۔ زینت کے لئے عورتوں میں

اس کا استعمال معروف تھا، اسی لئے حدیث میں وفات کی عدت گزارنے والی ایک خاتون کو چہرے پر "ایلوا" لگانے کی ممانعت کا حکم بتایا گیا، البتہ ضرورت کے تحت اسے بھی رات کو لگانے کی اجازت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عدت والی شرعی رکاوٹ نہ ہو، تو خواتین کو زینت حاصل کرنے کے لئے ایلوا یا اس کے علاوہ کوئی اور دوا یا کریم کے استعمال کی اجازت ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حين توفى ابو سلمة وقد جعلت على عيني صبرا، فقال: ماهذا يا ام سلمة؟ فقلت: انما هو صبر يا رسول اللہ! ليس فيه طيب، قال: انه يشب الوجه فلا تجعليه الا بالليل وتنزعينه بالنهار" ترجمہ: جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کا انتقال ہو چکا تھا (اور میں ان کی عدت میں تھی) تو میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور میں نے اپنے چہرے پر ایلوا لگا رکھا تھا، تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایلوا ہے، جس میں خوشبو نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چہرے کو نکھارتا ہے، پس اسے نہ لگاؤ، مگر (ضرورتاً لگانا پڑے) تو رات کو لگاؤ اور دن کو اتار لو۔

(سنن ابی داؤد، ج 2، ص 292، الرقم 2305، مطبوعه بیروت)

اس حدیثِ پاک کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے: "قال: ماهذا اى: التلطخ؟ وانت في العدة يا ام سلمة! قلت: انما هو صبر ليس فيه طيب اى: عطر، فقال: انه۔۔يشب اى: يوقد الوجه ويزيد في لون و علل المنع به، لان فيه تزيينا للوجه وتحسينا له" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لیپ کس چیز کا ہے؟ حالانکہ تو عدت میں ہے اے امِ سلمہ! میں نے کہا: یہ ایلوا ہے، اس میں خوشبو نہیں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ چہرے کو نکھارتا ہے اور چہرے کی رنگت میں اضافہ کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت کی وجہ یہی بیان فرمائی، کیونکہ اس میں چہرے کو زینت دینا اور اسے خوبصورت بنانا ہے (حالانکہ معتدہ کو ان چیزوں کی ممانعت ہے)۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب العدۃ، ج 6، ص 458 تا 459، مطبوعه کوئٹہ)

چہرے پر مختلف دوائیوں کا استعمال کرنے کے بارے میں عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے: "ولا يمنع من الادوية التي تزيل الكلف وتحسن الوجه" ترجمہ: اور ان دوائیوں کا استعمال منع نہیں، جو جھائیاں (چہرے کے سیاہ داغ) ختم کرتی ہیں اور چہرے کو خوبصورت بناتی ہیں۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب فضائل القران، ج 14، ص 179، مطبوعه ملتان)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے دلہا، دلہن کے جسم پر اُبٹن (ایک خوشبودار مسالہ جس سے جسم صاف، خوشبودار اور ملائم ہو جاتا ہے) ملنے کے بارے میں سوال ہوا، تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: "اُبٹن ملنا جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص245، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مثلہ اللہ پاک کی پیدا کی ہوئی چیز میں خلاف شرع تبدیلی کرنا ہے، جو حرام و گناہ اور شیطانی کام ہے۔ اس بارے میں قرآن پاک میں ہے: ﴿وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: (شیطان نے کہا) قسم ہے میں ضرور بہکا دوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں گے **اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔** (پ5، س النساء، آیت119)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ مثلہ کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "وقال ابن الانباری رحمہ اللہ:۔۔ وهو تغيير تبقى الصورة معه قبيحة وهو من قولهم "مثّل فلان بفلان" اذا قبح صورته اما بقطع اذنه او انفه او سمل عينيه او بقر بطنه، فهذا هو الاصل" ترجمہ: اور ابنِ انباری رحمہ اللہ نے فرمایا:۔۔ وہ (یعنی مثلہ) اللہ پاک کی بنائی ہوئی چیز میں ایسی تبدیلی ہے جس کے ساتھ صورت بدنما ہو جائے اور یہ اہلِ عرب کے اس قول سے ماخوذ ہے کہ فلاں نے فلاں کا مثلہ کر دیا (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب وہ کان یا ناک کاٹنے یا آنکھیں پھوڑنے یا پیٹ پھاڑنے کے سبب اس کی صورت کو بدنما کر دے۔ پس مثلہ کی یہی اصل ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ج19، ص11، مطبوعہ دار احیاء التراث، بیروت)

اسی بارے میں البنایہ شرح ہدایہ میں ہے: "والمثلة بضم الميم ما يتمثل منه في تبديل خلقه وبتغير هيئته سواء كان بقطع عضو او تسويد وجه وتغيره، هكذا فسره الاكمل اخذه من الدراية وقال تاج الشريعة: المثلة ما يتمثل فيه في القبح، قال الاترازي نحوه وزاد: واصلها قطع الاعضاء ويريد الوجه، قلت: المثلة: اسم لمصدر المثل بفتح الميم وسكون الثاء، يقال مثلت بالحيوان امثل مثلاً: اذا قطعت اطرافه وشوهت به ومثلت بالعبد اذا جدعت انفه او اذنه او مذاكيره او شيئاً من اطرافه" ترجمہ: اور مُثلہ میم کے ضمہ (پیش) کے ساتھ ہے، جو کسی کی فطرت کو تبدیل کرنے اور اس کی ہیئت کو بدلنے کی صورت میں کیا جاتا ہے، اب برابر ہے کہ یہ کسی عضو کو کاٹنے کے سبب ہو یا چہرے کو سیاہ اور اسے تبدیل کرنے کے سبب ہو۔ ایسے ہی اکمل نے درایہ سے نقل کرتے ہوئے تفسیر بیان کی ہے اور تاج الشریعہ نے فرمایا: مثلہ وہ ہے جو بدنمائی کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ اترازی نے اسی کی مثل بیان کیا ہے اور یہ الفاظ زیادہ کیے کہ مثلہ کی اصل اعضاء کاٹنا

ہے اور وہ اس سے مراد چہرہ لیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مثلہ مثل مصدر (جو میم کے فتحہ یعنی زبر اور ثاء کے سکون کے ساتھ ہے، اس) کا اسم ہے، کہا جاتا ہے کہ میں نے حیوان کا مثلہ کیا (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب اس کے اعضاء کاٹ دیے جائیں اور اسے بدشکل بنا دیا جائے اور (کہا جاتا ہے کہ) میں نے غلام کا مثلہ کیا جب اس کی ناک یا کان یا شرمگاہ یا دیگر اعضا میں سے کوئی چیز کاٹ دی جائے۔ (البنایہ شرح ھدایہ، ج1، ص527، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''منہ کیچڑ سے ساننا صورت بگاڑنا ہے اور صورت بگاڑنا مُثلہ اور مُثلہ حرام ہے، یہاں تک کہ جہاد میں حربی کافروں کو بھی مُثلہ کرنا صحیح حدیث میں منع فرمایا، جن کے قتل کا حکم فرمایا، اُن کے بھی مثلہ کی اجازت نہیں دی۔ افسوس اُن مسلمانوں پر کہ باہم کھیل میں ایک دوسرے کے منہ پر کیچڑ تھوپتے ہیں یا ہنسی سے کسی کے سوتے میں اس کے منہ پر سیاہی لگاتے ہیں، یہ سب حرام ہے اور اس سے پرہیز فرض۔'' (فتاوی رضویہ، ج3 ص667، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم